غزل

'غزل' عربی کا لفظ ہے۔ اس کے اصل معنی ہیں محبوب سے باتیں کرنا، عورتوں سے باتیں کرنا۔ وہ شاعری جسے غزل کہتے ہیں اس میں بنیادی طور پر عشقیہ باتیں بیان کی جاتی ہیں۔ لیکن آہستہ آہستہ غزل میں دوسرے مضامین بھی داخل ہوتے گئے ہیں اور آج یہ کہا جاسکتا ہے کہ غزل میں تقریباً ہر طرح کی باتیں کی جاسکتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ غزل اُردو کی سب سے مقبول صنفِ سخن ہے۔ غزل کا ہر شعر عام طور پر اپنے مفہوم کے اعتبار سے مکمل ہوتا ہے۔

جس طرح غزل میں مضامین کی قید نہیں ہے اسی طرح اشعار کی تعداد بھی مقرّر نہیں۔ یوں تو غزل میں عموماً پانچ یا سات شعر ہوتے ہیں، لیکن بعض غزلوں میں زیادہ اشعار بھی ملتے ہیں۔ کبھی کبھی ایک ہی بحر، قافیے اور ردیف میں شاعر ایک سے زیادہ غزلیں کہہ دیتا ہے۔ اس کو 'دوغزلہ'، 'سہ غزلہ'، 'چہار غزلہ' کہا جاتا ہے۔

کسی غزل کے اگر تمام شعر موضوع کے لحاظ سے آپس میں یکساں ہوں تو اسے غزلِ مسلسل کہتے ہیں اور اگر شاعر غزل کے اندر کسی ایک مضمون یا تجربے کو ایک سے زیادہ اشعار میں بیان کرے تو اسے قطعہ اور ایسے اشعار کو قطعہ بند کہتے ہیں۔

غزل کا پہلا شعر جس کے دونوں مصرعے ہم قافیہ ہوں 'مطلع' کہلاتا ہے۔ مطلع کے بعد والا شعر 'زیبِ مطلع' یا 'حسنِ مطلع' کہلاتا ہے۔ غزل میں ایک سے زیادہ مطلعے بھی ہوسکتے ہیں۔ انھیں مطلع ثانی (دوسرا) مطلع ثالث (تیسرا) کہا جاتا ہے۔ غزل کا وہ آخری شعر جس میں شاعر اپنا تخلّص استعمال کرتا ہے 'مقطع' کہلاتا ہے۔ غزل کا سب سے اچھّا شعر 'بیت الغزل' یا 'شاہ بیت' کہلاتا ہے۔ جس غزل میں ردیف نہ ہو اور صرف قافیے ہوں، اس کو 'غیر مردّف غزل' کہتے ہیں۔

© NCERT not to be republished

ولی محمد ولیؔ

(1667ء – 1707ء)

ولیؔ کے نام، تاریخِ پیدائش اور جائے پیدائش، سب کے بارے میں اختلاف ہے۔ لیکن بیشتر لوگ اس بات پر متّفق ہیں کہ ان کا نام ولی محمد اور تخلص ولیؔ تھا۔ وہ اورنگ آباد میں پیدا ہوئے اور ابتدائی تعلیم وہیں حاصل کی۔ بعد میں احمد آباد آ کر انھوں نے شاہ وجیہہ الدین کی خانقاہ کے مدرسے میں تعلیم مکمل کی اور یہیں شاہ نورالدین سہروردی کے مرید ہوئے۔ ولیؔ نے فارسی الفاظ اور اندازِ بیان کی آمیزش سے ایک نیا رنگ پیدا کیا۔ ولیؔ کے کلام کا یہ نیا رنگ نہ صرف ان کی مقبولیت کا باعث بنا بلکہ اس زمانے کے دہلی کے شعرا نے بھی اس کا اثر قبول کیا اور وہ بھی اسی انداز میں شاعری کرنے لگے۔ ولیؔ کے اثر سے دہلی میں اردو شاعری کا چلن عام ہوا جو آگے چل کر روز بہ روز ترقی کرتا گیا۔ ولیؔ کا انتقال احمد آباد میں ہوا۔

ولیؔ اپنے زمانے کے سب سے بڑے شاعر تھے۔ انھوں نے اردو شاعری کی تقریباً تمام اصناف میں صلاحیت کے جوہر دکھائے ہیں۔ ولیؔ سے پہلے قصیدہ اور مثنوی کا رواج زیادہ تھا۔ ولیؔ نے غزل کو اوّلیت دے کر اردو شاعری کو ایک نیا موڑ دیا۔ ان کی غزلوں میں خیال کی ندرت اور بیان کی لطافت پائی جاتی ہے۔ انھوں نے اپنی غزلوں میں حسن و عشق کے مضامین کے ساتھ ساتھ تصوف و معرفت کو بھی جگہ دی۔ عشقیہ واردات و کیفیات کے بیان میں سرور و مستی کا انداز پایا جاتا ہے۔ ولیؔ محبوب کے حسن کے داخلی اثرات کے ساتھ ساتھ اس کے خارجی اوصاف کا بیان بڑے پُرلطف اور دل کش انداز میں کرتے ہیں۔ ولیؔ کی زبان میں ایک خاص مٹھاس ہے، جو ہندی، دیسی اور فارسی کے الفاظ کو توازن کے ساتھ استعمال کرنے سے پیدا ہوئی ہے۔

4914CH10

غزل

مفلسی سب بہار کھوتی ہے　　مرد کا اعتبار کھوتی ہے
کیوں کہ حاصل ہو مُج کوں جمعیّت　　زلف تیری قرار کھوتی ہے
ہر سحر شوخ کی نگہ کی شراب　　مُج انکھاں کا خمار کھوتی ہے
کیوں کے ملنا صنم کا ترک کروں　　دلبری اختیار کھوتی ہے

اے ولؔی آب اس پری رُو کی
مج سِنے کا غبار کھوتی ہے

ولی محمد ولؔی

مشق

لفظ و معنی

مفلسی : غریبی

کھونا : لے جانا، ختم کر دینا، گم کرنا

جمعیّت : سکون، ٹھہراؤ

انکھاں : آنکھیں

© NCERT not to be republished

خمار	:	پیاس یعنی شراب کی طلب، لیکن اسے بہت سے لوگ 'نشہ' کے معنی میں بھی استعمال کرتے ہیں۔ یہاں دونوں معنی صحیح ہو سکتے ہیں۔
صنم	:	محبوب (اصل معنی بت)
کیوں کے	:	کیوں کر
آب	:	چمک، پانی۔ یہاں چمک کے معنی میں ہے۔
دلبری	:	محبوبیت
مُج	:	میرے، میرا
پری رُو	:	پری چہرہ (خوبصورت چہرے والا)
سنے	:	سینہ
غبار	:	رنجیدگی، ناخوشی

غور کرنے کی بات

- غزل میں بہت سے الفاظ ایسے آئے ہیں جو اَب نہیں بولے جاتے۔ جیسے مج کوں (مجھ کو)، انکھاں (آنکھیں)، سنے (سینہ) کوں (کو) مج، مجھ بمعنی میرا، میرے
- اس غزل کے آخری شعر میں ایک لفظ 'آب' آیا ہے۔ یہاں اس کے معنی چمک کے ہیں لیکن آب پانی کو بھی کہتے ہیں۔

سوالوں کے جواب لکھیے

1. مرد کا اعتبار کھونے سے شاعر کی کیا مراد ہے؟
2. کون سی چیز شاعر کے سینے کا غبار کھو رہی ہے؟
3. شاعر صنم سے ملنا کیوں نہیں ترک کر پاتا ہے؟

© NCERT not to be republished

عملی کام

- اس غزل کو بلند آواز سے پڑھیے اور زبانی یاد کیجیے۔
- نیچے دیے گئے الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے:

  مفلسی، بہار، اعتبار، سحر، اختیار، غبار
- کچھ الفاظ ایسے ہوتے ہیں جو لکھنے میں ایک جیسے نہیں ہوتے اور ان کو پڑھنے میں معمولی سا فرق ہوتا ہے۔ جیسے نَذُر۔نظَر، نذیر۔نظیر، اَسُرار۔اِصرار، اَلم۔علم، عقل۔اَقل۔ آپ اپنے استاد سے ان الفاظ کا فرق معلوم کر کے لکھیے۔
- غزل کے دوسرے شعر میں ایک لفظ 'حاصل' آیا ہے اگر ہم اس کے شروع میں ل+ا (لا) لگا دیں تو اس کے معنی ہی بدل جائیں گے اور یہ لفظ بن جائے گا 'لاحاصل' یعنی جس سے کچھ حاصل نہ ہو۔ آپ اسی طرح (لا) لگا کر پانچ الفاظ لکھیے۔

© NCERT not to be republished